بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۴ | یکم ماہ ظہور ۱۳۲۵ ہش | ۳ رمضان المبارک ۱۳۶۵ ہجری | یکم اگست ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۷۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ وفا۔ ڈلہوزی سے ٹیلیفون لائن کی خرابی کی وجہ سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ شملہ تشریف لے گئے ہیں۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں دفتر محاسب میں چندوں اور امانت کا لین دین صبح ... بجے سے بارہ بجے تک رہیگا۔

مکرم مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری سندھ کے تبلیغی دورہ سے واپس آگئے ہیں۔

مسلم لیگی لیڈروں کی خدمت میں بعض دردمندانہ گزارشات

مسلمانوں کی بعض اہم غلطیاں جو ان کے سیاسی حقوق کے لئے مہلک ثابت ہو رہی ہیں

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وزارتی مشن کی سکیم۔ سے مسلم لیگ کی حیثیت بہت کچھ گر گئی تھی کیونکہ جن باتوں کا لیگ نے مطالبہ کیا تھا۔ وہ اسے حاصل نہ ہوئی تھیں۔ اور اس سکیم میں کئی ایسی خامیاں ہیں۔ کہ جن کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کے حقوق پوری طرح محفوظ نہیں رہ سکتے۔ پہلے تو لیگ نے اس پر رضامندی کا اظہار کر دیا تھا۔ مگر اب لیگ کونسل نے بمبئی کے اجلاس میں اس کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ مزید اقدام کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ جو ممکن ہے نوعیت کے لحاظ سے لیگ کی تاریخ میں پہلے اپنی مثال نہ رکھتا ہو۔ لیگ کونسل کا یہ اجلاس بہت ہنگامہ خیز تھا۔ اور اس میں مسلمانوں کے مستقبل کے بارہ میں اہل الرائے اصحاب نے پوری طرح غور و خوض کیا ہے۔ لیکن افسوس کہ ان بنیادی غلطیوں کی طرف ان کی نظر اب بھی نہیں گئی۔ جن کے بغیر کسی قوم کی ترقی ممکن نہیں۔ اور جن کی طرف حال ہی میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلم لیگ کو توجہ دلائی تھی۔ گو اس میں شک نہیں۔ کہ ان قرار دادوں میں بعض ایسی باتیں موجود ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مشوروں کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ ابتدا سے ہی مسلم لیگ جس غلطی کا شکار رہی آرہی ہے یہ ہے کہ اس نے صرف سیاسی حقوق کی حفاظت کو ہی اصل چیز سمجھ لیا ہے اور ان اصولی چیزوں کی طرف جو کسی قوم کی حفاظت کی ضامن ہوا کرتی ہیں کوئی توجہ نہیں کی۔

دنیا میں اخلاق کے بغیر کوئی قوم کامیاب نہیں ہو سکتی۔ بغیر جرأت اور بہادری کے کوئی فوج لڑ نہیں سکتی۔ اور بغیر قومی کیرکٹر کے کوئی قوم دوسروں پر غالب نہیں آسکتی۔ ہندو لیڈروں نے اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھا۔ اور اس لئے اپنی جدوجہد کو سیاسیات کا شور مچانے تک ہی محدود نہیں رکھا۔ بلکہ قومی کیرکٹر کو مضبوط بنانے کے لئے بھی کئی قسم کی تدابیر اختیار کیں۔ اس وقت ان تدابیر کی تفاصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اشارۃً صرف اتنا ذکر کر دینا کافی ہے کہ چرخہ کاتنے پر گاندھی جی کا زور دینا صرف اسی وجہ سے تھا۔ کہ ان کی قوم کی ذہنیت مغربیت کے اثرات سے آزاد ہو جائے۔ اور انگریزوں کی غلامی کی روح نکل جائے۔ اس اصول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندو قوم نے اقتصادی لحاظ سے بھی بہت فوائد حاصل کئے۔ مگر مسلمانوں نے قومی کیرکٹر کی تعمیر کی طرف کبھی توجہ نہیں دی۔ وہ صرف سیاسی شور مچانے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ ان امور کی طرف کبھی توجہ نہیں کرتے۔ جو قوم کی حقیقی کامیابی کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ پاکستان کا شور تو بہت مچایا جاتا ہے۔ مگر یہ خیال کبھی نہیں آتا کہ قوم کے اندر جرأت اور بہادری پیدا کی جائے۔ مسلمانوں کی اخلاقی حالت کو درست کیا جائے۔ انہیں اقتصادی لحاظ سے مضبوط کیا جائے۔ اور ایسے حالات پیدا کئے جائیں۔ کہ ان کی غلامی کی روح مٹ جائے۔ مسلمانوں کے اندر اب بھی یہ نقص ہے کہ کیرکٹر کے نہ ہونے اور اخلاق کے کمزور ہونے کی وجہ سے بعض لوگ حرص اور لالچ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور انتخابات کے بعد ایسی کئی مثالیں سامنے آچکی ہیں۔ جن سے مسلمانوں کی اس کمزوری کا اظہار ہوتا ہے۔ مسلم لیگ کے ہی بعض ممبر چھوٹی چھوٹی شکایتوں اور ادنیٰ لالچ اور طمع کا شکار ہو کر پارٹی سے غداری کر چکے ہیں۔ بے شک اس وقت مسلمانوں میں مسلم لیگ کے ساتھ عقیدت پائی جاتی ہے۔ اور جوش بھی کافی ہے۔ مگر چونکہ قومی کیرکٹر نہیں۔ اس لئے یہ جوش ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ گزشتہ بیس سال میں ہی مسلمانوں نے اتنے پلٹے کھائے ہیں کہ ان کو دیکھتے ہوئے ان کے کسی جوش پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ وہ بڑے جوش سے ایک کام شروع کرتے ہیں۔ مگر معمولی معمولی باتوں کی وجہ سے یا معمولی لالچ کی وجہ سے تمام جوش و خروش سرد پڑ جاتا ہے۔ اور بالکل متضاد راستہ پر گامزن ہونے لگتے ہیں۔ اور ایسی حالت میں اگر کوئی قوم جنگ کے لئے کھڑی ہو جبکہ اخلاقی طور پر اسے غلبہ حاصل نہیں۔ تو اس کی کامیابی کی کیا امید ہو سکتی ہے خالص سیاسی شور کوئی چیز نہیں۔ اصل چیز قومی کیرکٹر ہے۔ تم فوج جاہے کتنی بھرتی کر لو۔ جب تک سپاہیوں میں بہادری کی روح نہیں ہوگی۔ وہ فوج کسی کام نہیں آسکتی۔ اور اس سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ بسا اوقات ایسی فوج نقصان کا ہی موجب ہوا کرتی ہے۔

پس کوئی مؤثر اور زبردست قدم اٹھانے کے ساتھ مسلم لیگی لیڈروں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ قومی کیرکٹر کی تعمیر۔ اخلاق کی درستی اور اقتصادی حالت کی مضبوطی کا پروگرام بھی قوم کے سامنے پیش کریں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ اس بارہ میں جو نہایت ہی مفید ارشادات فرما چکے ہیں۔ اور جن پر چلکر مسلمان بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان کی روشنی میں اسی ضمن میں بعض گزارشات آئندہ پرچہ میں پیش کی

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

قبر مسیح کے انکشاف نے انگلستان میں ہلچل ڈال دی

سپرچولسٹوں کے کثیر الاشاعت اخبار "سائیکک نیوز" کا دلچسپ بیان

سائیکک نیوز نے جو سپرچولسٹوں کا لنڈن سے سب سے زیادہ شائع ہونے والا اخبار ہے۔ ۲۰ اپریل کی اشاعت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کی تصویر اور ایک مقالہ درج کیا ہے۔ ٹائیٹل پیج پر جو کھٹے کی صورت میں یہ الفاظ Life after death proved لکھ کر مضمون کی اہمیت بڑھا دی ہے۔ اور مضمون کے اوپر حسب ذیل عنوانات دیئے ہیں:-

"ایسٹر کے موقعہ پر مسلمانوں کی ایک جماعت کا حیرت انگیز دعویٰ" "حضرت مسیح مصلوب نہیں ہوئے بلکہ بقید حیات ہندوستان گئے۔ اور ایک دوسرے نام کے ساتھ تبلیغ کرتے رہے"۔ قبر مسیح کا فوٹو دیتے ہوئے اخبار مذکور نے لکھا ہے۔ کہ یہ تصویر اور اس سے متعلقہ تفاصیل بہت سے سپرچولسٹوں کی دلچسپی کا موجب ہوگی۔ شاید ان میں سے اکثر اب تک اس بات سے ناواقف ہیں۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ تاریخی لحاظ سے بھی ہم نے کبھی اس عقیدہ کی چھان بین نہیں کی۔

حضرت احمدؑ جو اس زمانہ کے مسلمان نبی ہیں۔ اور جن کے ماننے والوں کی تعداد لکھوکھا ہے۔ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ عیسائیت کے بانی کی قبر سری نگر کشمیر (ہندوستان) میں واقع ہے۔ اس کی تائید گمشدہ قبائل کی تاریخ اور روایات سے بھی ہوتی ہے۔ پیٹھانوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ نیوکد نضر نے انہیں غزر کے پہاڑوں میں جلاوطن کردیا تھا۔ جبکہ انہوں نے عرب یہودیوں سے روابط رسل و رسائل قائم کر رکھے تھے۔ کشمیری مسلمان بھی اپنے آپ کو گمشدہ قبائل کی اولاد بتاتے ہیں۔ اور سر فرانسس ینگ ہزبینڈ نے بھی جو چترال کے پولیٹیکل ایجنٹ اور کشمیر کے ریذیڈنٹ رہ چکے ہیں۔ اپنی کتاب "کشمیر" میں بھی اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ اور بانی جماعت احمدیہ کے اس نظریہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ لکھا ہے:

غلط نہیں ہوسکتی۔ کہ سینٹ تھامس (بارہ شاگردوں میں سے ایک) ہندوستان گیا تھا۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ مالابار (جنوب مغربی ساحل) میں اس نے گرجوں کی بنیاد رکھی۔ پھر مدراس گیا۔ اور اس کی یادگار میں وہاں ایک مقبرہ ماؤنٹ سینٹ تھامس بھی واقع ہے۔

یہ عقیدہ کہ حضرت مسیح واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان گئے۔ مسلمانوں کی پرانی اور مسلمہ کتابوں کی بناء پر لکھا گیا ہے۔ مسلمان کہتے ہیں۔ کہ جب حضرت یسوع مسیح صلیب سے اتارے گئے۔ مردہ نہ تھے۔ اور صرف معدودے چند افراد ہی اس طرح صلیب پر مرا کرتے تھے۔ اور وہ ڈاکو جو اس وقت صلیب دیئے گئے تھے۔ اس شام کو وہ بھی زندہ ہی اتارے گئے تھے۔ انہیں بھالے مارنے پڑے اور ہڈیاں توڑنی پڑیں۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس ایم۔ اے امام مسجد لنڈن (جن کے ہم یہ تصویر بھیجنے کی وجہ سے بہت ممنون ہیں) اپنی کتاب

کہ یہودیوں کے اس قدر صاف فیصلہ کی موجودگی میں اس نظریہ پر قائم رہنا بڑے ہی تعجب کی بات ہے۔ واقعی سارے کشمیر میں بائیبلی طرز دیکھنے میں آتی ہے۔ اور خصوصاً بالائی دیہات میں جہاں اسرائیلی چرواہا اپنی بھیڑوں کو اکٹھا کرتے ہوئے دیکھا گیا ہوگا۔

ایک ایسی روایت بھی موجود ہے۔ جو

"Where did jesus die" میں بدلائل تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اگر حضرت مسیح مر گئے ہوتے۔ تو رومی افسر کے برچھی مارنے سے قطعاً خون نہ نکلنا چاہیئے تھا۔ اس وقت آپ پر صرف غشی کی حالت طاری ہوگئی تھی۔ نہ کہ موت کی۔ اور آپ ایک عارضی قبر میں رکھ دیئے گئے۔ جس سے وہ باہر نکلے۔ اور خفیہ طور پر اپنے شاگردوں سے ملاقات کی۔ پھر دس گمشدہ قبائل کو تبلیغ کرنے کے خیال سے نصیبین روانہ ہوئے ایران افغانستان اور پنجاب سے ہوتے ہوئے کشمیر پہنچے۔ جہاں لمبی عمر میں وفات پائی۔ اور آپ کو وہاں "نبی صاحب" کے نام سے پکارا جاتا رہا۔

اخبار مذکور پھر لکھتا ہے کہ لفظ نبی صرف دو زبانوں عبرانی اور عربی میں بولا جاتا ہے اور نہایت ہی تعجب کی بات ہے۔ کہ مسیح موعود یعنی حضرت احمدؑ نے جنہوں نے یہ تحقیق کی ہے۔ یہ قبر خانیار سری نگر میں پائی۔ آپ یہ یقین کرنے پر مجبور ہوگئے تھے۔ کہ یہ قبر حضرت مسیح کے علاوہ کسی اور کی نہیں۔ اور یہی عقیدہ ان کے ماننے والوں کا ہے۔ چنانچہ مولوی شمس صاحب کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر آرکیالوجسٹ اس قبر کو اکھیڑتے اور دریافت کرتے۔ تو ان کو ضرور کچھ لکھے ہوئے کتبے دستیاب ہوتے۔ یا ایسے ہی اور علامات جو اس کی تصدیق کرتیں مل جاتیں۔ اور اس طرح لکھوکھا انسانوں کو ایک آدمی کی پرستش سے نجات دلانے کی سعادت حاصل کرتے۔ جو لوگوں سے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کروانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ بہر حال آرکیالوجسٹوں کے لئے تحقیق کا سنہری موقعہ ہے۔

(ترجمہ) منیر احمدؐ ونیس

سالانہ اجتماع ـــــ اور ـــــ ورزشی مقابلے

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل ورزشی و حواس سے متعلق مقابلے ہوں گے۔ زعماء کرام اپنی مجالس کے ایسے خدام کے نام جو مختلف مقابلوں میں حصہ لینا چاہیں۔ یکم اکتوبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

نظر۔ اونچی آواز۔ مشاہدہ۔ معائنہ۔ سونگھنا۔ حفظ ذہنی۔ پیغام رسانی۔ ذہانت کا پرچہ۔ کلائی پکڑنا۔ تیراندازی۔ پول والٹ۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ ۱۰۰ گز کی دوڑ۔ مقابلہ احزاب۔ کبڈی۔ رگڑ پیچ۔ رسہ کشی۔ (مہتمم ذہانت و صحت جسمانی)

ربیب کی مطلقہ و بیوہ کے متعلق شرعی فتویٰ

کھاریاں ضلع گجرات سے ایک شخص نے استفتاء ذیل بھیجا تھا کہ:-

"کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ آیا زید اپنے ربیب عمرو کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کر سکتا ہے۔ جبکہ ربیب (پرورده) عمرو کی والدہ زید کی مدخول بہا بھی فوت ہوچکی ہے۔ قرآن مجید یا حدیث کی سند ہو۔ بینوا توجروا"

یہ استفتاء مجلس افتاء (مشتمل بر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب صدر۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رکن۔ اور خاکسار ابو العطاء سیکرٹری) میں پیش ہوا۔ اور فتویٰ ذیل دیا گیا۔

قال اللہ سبحانہ وحلائل ابناءکم الذین من اصلابکم۔ یعنی تم پر تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں حرام ہیں۔ ربیب کی پرورش اور نگہداشت ضروری ہے۔ کیونکہ وہ بیوی کا پچھلے متوفی خاوند سے بچہ ہے۔ لیکن وہ اپنی والدہ کے موجودہ خاوند کا صلبی بیٹا نہیں۔ پس الذین من اصلابکم کی قید نے جس طرح متبنّیٰ کی مطلقہ یا بیوہ کو حرمت سے مستثنیٰ کردیا ہے۔ اسی طرح اس قید نے ربیب کی مطلقہ یا بیوہ کو بھی حرمت سے مستثنیٰ کردیا ہے۔ لہٰذا صورت استفتاء میں زید اپنے ربیب عمرو کی مطلقہ یا بیوہ سے حسب شرائط شرع متین نکاح کر سکتا ہے۔" یہ فتویٰ عام اطلاع کے لئے درج شائع کیا جاتا ہے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری سیکرٹری مجلس افتاء)

تحریکِ "جماعت اسلامی" کی بنیادی غلطی

"نظریہ و مسلک" پر ایمان لانا چاہیئے یا نبی و رسول پر؟

از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

جناب مولوی ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے جو تحریک "جماعت اسلامی" کے عنوان سے جاری کی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے والوں سے مخفی نہیں۔ کہ اس کا مقصد اُس بے چینی کا ازالہ ہے۔ جو اس وقت بالعموم تعلیم یافتہ مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ ایک طرف مسلمانوں کی زبوں حالی اور اسلام کی کس مپرسی انہیں ورطۂ حیرت میں ڈال رہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جو اسلام کا محافظ ہے اس حالت کو بدلنے کے لئے بظاہر کوئی سامان پیدا نہیں فرمایا۔ اور دوسری طرف علماء زمانہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی اس آواز کو جو خدا تعالےٰ کے فرستادہ کی آواز ہے۔ (معاذ اللہ) شیطانی آواز قرار دیتے ہیں۔ اور اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ گویا ان علماء کے نزدیک عین اس زمانہ میں جبکہ اللہ تعالےٰ کے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کے ظہور کی اشد ضرورت تھی برعکس ظہور ہوا۔ اس سے دلوں میں بے چینی پیدا ہوئی۔ اور جستجو کا آغاز ہوا۔

معرکہ حق و باطل پر ہفتے مہینے اور سال گذرتے گئے۔ علماء جو حق کے علمبردار ہونے کے مدعی تھے۔ ہر حیلہ ہر منصوبہ ہر کوشش اور ہر اشتعال انگیزی کے باوجود ناکام و نامراد رہے۔ اور قادیان سے بلند ہونے والی حقانی آواز قلوب میں گھر کرتی گئی۔ اور یہاں اور وہاں احمدیت کے نام لیوا اور جاں نثار پیدا ہونے لگے۔ دن بدن یہ نظارہ نمایاں ہوتا گیا کہ علماء کی طاقتیں پژمردہ ہو رہی ہیں۔ اور ان کی قوت عملیہ مفلوج ہوتی جا رہی ہے۔ وہ تفرقہ و تشتت پیدا کرنے میں تو پوری مہارت دکھا رہے ہیں۔ لیکن اسلام و دین حنیف کی خدمت۔ اور کفار کی یورش سے دفاع کے لئے ان میں قطعاً سکت باقی نہیں دوسری طرف حضرت احمد علیہ السلام کے پیرو مال و علم کی کمی کے باوجود اسلام کے لئے قربانی و ایثار کا وہ نمونہ دکھا رہے ہیں۔ اور اس جوش و خلوص سے خدمات دینیہ بجا لا رہے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عہد زریں کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ بہرحال اس معرکہ حق و باطل کا یہ نتیجہ اثر کئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ احمدیہ عقائد کی معقولیت اور فطرت سے مناسبت ایک طرف اور جماعت احمدیہ کی خدمات اور قربانی دوسری طرف حق پسند طبائع میں انجذاب و کشش پیدا کر رہی تھیں

اس حالت تاثر کے مقابلہ کے لئے جو تجاویز انسانی دماغوں نے اختراع کیں۔ اور جن طریقوں سے احمدیت کے نفوذ کو روکنا چاہا۔ ان میں سے ایک تجویز اور ایک طریقہ "جماعت اسلامی" کی تحریک ہے۔ ہوشیار محرکین نے معقول عقائد کو اختیار کرنے کا کام شروع کر دیا۔ اور بے چین و سرگردان قلوب کو نشانۂ طعن خلق بننے بغیر ایک "جماعت" قائم کرنے کی تجویز کو علمی جامہ پہنانے کی کوشش کی۔ اور اپنے مخفی عزائم کی تکمیل کے لئے ضلع گورداسپور کی سرزمین کو ہی انتخاب کیا۔ اور پٹھانکوٹ کے قریب "دارالاسلام" کے نام سے بستی بنانے کا پروگرام بنایا۔ گویا دل خود بخود اسی خطۂ مبارک کے گرد و نواح چکر لگا رہے ہیں۔ جو اس آخری دور میں مرکز اسلام اور بقعۂ نور بننے کے لئے آسمانوں پر مقدر ہو چکا ہے ؛

"جماعت اسلامی" کی تحریک کے جملہ خط و خال سے بحث کرنا اس مقالہ کا مقصد نہیں۔ اور نہ ہی اصولی طور پر اس تحریک سے جماعت حقہ کو کوئی خطرہ یا پرخاش ہو سکتی ہے۔ عوام میں سے جتنے بھی علی قدر مراتب احمدیت کی عملی شکل کے قریب آ جائیں غنیمت ہیں۔ اس مقالہ کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ اس جماعت کے جملہ ارکان سے (جن کی تعداد ان کے قیم کے بیان کے مطابق ۷۸۶ ہے) درخواست کی جائے۔ کہ وہ اپنے "طریق کار" پر غور فرمائیں۔ جماعت اسلامی کے آرگن "ترجمان القرآن" بابت مئی ۱۹۴۶ء میں "انبیاء کی بعثت سے مقصود" کو اس جماعت کا مدعا قرار دے دیا گیا ہے۔ اور پھر لکھا ہے۔ کہ

"اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ موجودہ حالات میں جبکہ اسلامی اصولوں کے بالکل برعکس ایک ہمہ گیر نظام زندگی ہم پر ہی نہیں بلکہ پوری دنیا پر چھایا ہوا ہے۔ اور اس نے ہمیں اپنے اندر اس طرح کس لیا ہے کہ روز کی روٹی بھی جب تک اس کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں ملنی محال ہے۔ اس کام کو کیسے کیا جائے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ٹھیک اسی طرح جس طرح اس کام کے اصل علمبرداروں یعنی انبیاء کرام علیہم السلام نے اسے آدم سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تک کیا۔ یہ طریقہ ایک ہی ہے۔ اور بلا استثناء ہر زمانے۔ ہر ملک۔ اور ہر قوم میں اس کام کے لئے اسی کو اختیار کیا جاتا رہا ہے بلکہ آپ غور فرمائینگے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اجتماعی کاموں کے لئے خواہ وہ حق ہوں یا باطل۔ اللہ تعالےٰ نے شاید یہی ایک طریقہ خلق کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان پہلے زیر بحث نظریہ و مسلک کو سامنے رکھ کر اسکو سمجھنے جانچنے اور پرکھنے پر اپنی ساری ذہنی اور عقلی قوتیں صرف کر دے۔ پھر اگر دل و دماغ اس کے حق ہونے کی گواہی دیں۔ اور عملاً اس پر چلنے اور نظام حیات تعمیر کرنے سے زندگی کی ہر کل ٹھیک بیٹھتی چلی جاتی ہو تو مردانہ وار اس پر ایمان لے آئے۔ اور اپنی پوری زندگی کی باگ ڈور اس نظریہ و مسلک کے ہاتھ میں دے دے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آج سے نصف صدی پیشتر کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کے نام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مکتوبات وقتاً فوقتاً حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کے نام تحریر فرمائے۔ ان میں سے ایک قبل ازیں الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں آج ایک اور شائع کیا جاتا ہے۔

خاکسار:۔ ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی

محبی عزیزی رشید الدین صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا کارڈ پہنچا۔ آپ کے بزرگوار والد صاحب کے واقعہ وفات سے اس عاجز کو بہت افسوس ہوا انا للہ و انا الیہ راجعون اللہ جلشانہ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنے رحمت اور فضل کے سایہ میں ہمیشہ رکھے آمین۔ عزیز من کسی انسان کے والدین ہمیشہ ساتھ نہیں رہ سکتے۔ یہی سنت اللہ ہے۔ والد کی وفات کا صدمہ بہت بڑا ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کا آپ متولی ہو جاتا ہے۔ مجھ کو یاد ہے کہ جب میرے والد صاحب فوت ہونے کو تھے تو مجھ کو بھی بہت غم ہوا تھا۔ اور خود خدا تعالےٰ نے مجھ کو ان کی وفات کی خبر سنائی تھی۔ اور جب میں نے خبر پا کر غم کیا۔ تو یہ الہام ہوا تھا الیس اللہ بکاف عبدہ۔ سو خدا تعالےٰ نے آپ کو ہر ایک طرح کی رشد اور نیک بختی بخشی ہے خدا تعالےٰ آپ کو ہرگز کوئی غم نہیں دیگا۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ آپ کو خدا تعالےٰ آپ کے بھائیوں سے زیادہ مورد رحم اور فضل کرے گا۔ باپ کے فوت ہونے سے ایک نیا عالم شروع ہوتا ہے۔ اور دنیا بدلتی ہے۔ پس خدا تعالےٰ یہ تبدیلی آپ کے لئے اپنے فضل اور رحمت کے سہارے سے کرے آمین ثم آمین والسلام

خاکسار:۔ غلام احمد از قادیان ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء

جو کچھ وہ کرنے کا تقاضا اور حکم کرے۔ اسے پورے شد و مد۔ خلوص و دیانت اور خوش دلی سے کرنے پر کمربستہ ہو جائے۔ اور جس سے وہ منع کرے یا جو کچھ اس پر ایمان کے منافی ہو۔ اسے بلا چون و چرا چھوڑتا چلا جائے۔ پھر جب اس نظریہ و مسلک کے ایک سے زیادہ لوگ ہو جائیں۔ تو وہ اس کے علمبرداروں کی حیثیت سے اس عزم کے ساتھ اٹھیں۔ کہ پوری سوسائٹی میں اسی نظریہ حیات کو کارفرما کر کے دم لیں گے" (رسالہ ترجمان القرآن مئی ۱۹۴۶ء صفحہ ۳۲۵ و ۳۲۶)

جہاں تک احیاءِ دین اور تعمیر نظام حیات اسلامی کے راستہ کی مشکلات کا اس اقتباس میں ذکر ہے۔ وہ بالکل بجا ہے۔ اور جہاں تک جواب کا اصولی حصہ ہے۔ یعنی اقامت دین۔ ٹھیک اسی طرح ہو گی۔ جس طرح انبیاء علیہم السلام نے کی۔ اس سے بھی کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ مگر جواب کی تفصیل میں "نبی" کی بجائے "نظریہ و مسلک" کو سامنے رکھنے جا پہنچنے۔ اس پر ایمان لانے اور اس کے حکم کی تعمیل کرنے کا بیان غیر طبعی اور غیر فطری ہے۔ اس سنت الٰہیہ کے خلاف ہے۔ جو حضرت آدمؑ سے لیکر سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک جاری تسلیم کی جاتی ہے۔ عقلاً بھی نادرست ہے۔ کیونکہ انسانوں کے "نظریات و مسالک" تو ہمیشہ مختلف ہوتے ہیں۔ اور انسانوں کا کوئی "نظریہ و مسلک" ایسا نہیں ہے۔ جس پر ایمان لانا فرض ہو۔ اور نہ ہی پوری زندگی کی باگ ڈور کسی انسانی "نظریہ و مسلک" کے ہاتھ میں دی جا سکتی ہے۔ بھائیو! خدارا غور کرو۔ کہ حضرت آدمؑ سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک دین حق کو کس طرح قائم کیا جاتا رہا ہے؟ کیا کبھی علمبردار نبوت کے بغیر "نظریہ و مسلک" نے یہ کام کیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تورات بنی اسرائیل کے لئے مکمل "نظریہ و مسلک" تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے تماماً علی الذی احسن قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کی گمراہی کے ازالہ کے لئے پے در پے انبیاء مبعوث فرمائے جیسا کہ فرمایا۔ وقفینا من بعدہ بالرسل۔ محض نظریہ و مسلک یہ کام نہیں کر سکتا۔ ہمیشہ سے

یہی ہوتا آیا ہے۔ کہ دنیا کی تاریک حالت کو نورانیت سے بدلنے کے لئے خدا کسی پیغمبر کو کھڑا کرتا ہے۔ وہ صحیح عقائد اور صالح اعمال کا علمبردار ہوتا ہے۔ وہ انسانی سفینہ کو طاغوتی امواج کے بھنور سے نکال کر ساحل نجات تک لے جانے کے لئے ناخدا بن کر آتا ہے۔ وہ اکیلا ہوتا ہے۔ اس کی آواز تمام انسانی آوازوں کے خلاف ہوتی ہے۔ لوگ اسے دبانا چاہتے ہیں۔ اور اس خدائی پودے کو کچلنے کے لئے کوشاں ہوتے ہیں۔ مگر کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ حق کی آواز دبائی گئی ہو۔ اور خدا کا پودا کچلا گیا ہو۔ بلکہ سنت اللہ کے مطابق نبوت کی صدا قبولیت حاصل کرتی ہے۔ اور آسمانی معمار نظام حیات تعمیر کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ دنیا اس پتھر کو ابتداءً رد کر دیتی ہے۔ مگر آخر کار وہی کونے کے سرے کا پتھر ثابت ہوتا ہے۔ اور اہل حق اس آواز پر ایمان لاتے اور پوری زندگی کی باگ ڈور نبی کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں۔ اور عاشقانہ و والہانہ رنگ میں پہلے اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کرتے ہیں۔ اور پھر ساری دنیا میں اس حیات

روحانی کو جاری و ساری بنانے کے لئے ہمہ تن نیت۔ عمل اور ایثار بن جاتے ہیں۔ نبی اپنی جسمانی زندگی میں خود اس مقدس جماعت کی باگ ڈور سنبھالتا ہے۔ اور اس کی وفات پر اس کے روحانی جانشین خلفاء راشدین اس فرض کو ادا کرتے ہیں۔ آخر وہ دن آجاتا ہے۔ جب دین حق سب دنیا پر غالب ہوتا ہے اور نظام حیات سرتاپا راستی کے آگے سرنگوں ہو جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ اس دور تاریکی میں اسی نہج پر گامزن ہے۔ لوگ لفظ نبی سے بدکتے ہیں۔ کیونکہ علماء نے غلط طور پر نبی کے معنے نئی شریعت لانے والے کے قرار دیئے ہیں۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ اس زمانہ میں ایک عظیم الشان نبی کے بغیر وہ عالمگیر کام نہیں ہو سکتا۔ جس کی ایک ایک جز کے لئے انبیاء مبعوث ہوتے رہے۔ جماعت اسلامی کے ارکان اور دوسرے حق پسند اصحاب سے درخواست ہے۔ کہ وہ انسانی تجویزوں کی بجائے خدائی تجویز کے ہمنوا بن کر اقامت دین کی سعی کریں۔ یہ لوگ اگر احمدیت کو سمجھنے جانچنے اور پرکھنے پر اپنی ساری ذہنی اور عقلی قوتیں صرف کر دیں۔ تو الٰہی وعدہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کے مطابق ضرور حق کو معلوم کر لیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ ورنہ اس کے بغیر حالت یہ ہے کہ ؎

راگ وہ گاتے ہیں جس کو آسماں گاتا نہیں
دل میں رکھتے ہیں ارادے برخلاف شہریار

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

ھُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللّٰہِ کا کیا مطلب ہے؟

(از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب)

یعنی یہ لوگ اللہ کے نزدیک خود درجات ہیں۔ یہ ایک قرآنی آیت کا حصہ ہے یعنی مقربین بارگاہ الٰہی کے لئے صرف اعلیٰ درجات ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ خود مجسم درجات بن جاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ ان کو ہی معیار بنا دیتا ہے۔ جس پر دوسری مخلوق کے اعمال اور صفات پرکھے اور تولے جاتے ہیں۔ یہ نہ صرف الٰہی اصطلاح ہے۔ بلکہ دنیا میں بھی یہی طریق مروج ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ فلاں تو حاتم ہے۔ یہ نہیں کہتے۔ کہ فلاں حاتم جیسا سخی ہے۔ کیونکہ حاتم خود سخاوت کا معیار یا درجہ بنایا جا چکا ہے۔ اسی طرح کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں شخص رستم ہے نہ کہ رستم جیسا بہادر۔ فلاں شخص نوشیرواں ہے۔ نہ کہ نوشیرواں جیسا عادل۔ اسی طرح دینی معیار سامنے رکھ کر بھی یہ کہنا کافی سمجھا جاتا ہے۔ کہ فلاں شخص جنید ہے۔ فلاں شبلی ہے فلاں مسیحا ہے۔ فلاں ابوذر ہے۔ فلاں خالد ہے۔ اور فلاں فاروق ہے۔ یا عورتوں کا ذکر ہو تو کہدیا جاتا ہے۔ کہ فلاں عورت رابعہ بصری ہے۔ یا خدیجہ ہے (اذکر نعمتی بروایت خدیجتی) اسی طرح فرعون۔ نمرود۔ بلعم۔ ابوجہل اور ابلیس کی اصطلاحیں ہیں۔ غرض دنیا میں انسان ہی ہمیشہ انسانوں کے لئے معیار سمجھے گئے ہیں۔ اس آیت میں ھُمْ دَرَجَاتٌ کی تفسیر ھُمْ اولو درجات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ انسانوں کے محاورہ اور استعارہ کی طرح اللہ تعالےٰ نے بھی وہی استعارہ اور محاورہ استعمال فرمایا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی بات کو لیا ہے۔ جب آپ نے کہا کہ ؎

میں کبھی آدمؑ کبھی موسیٰؑ کبھی یعقوبؑ ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

تبلیغ کا بہترین موقعہ

خدام کی فوری توجہ کی ضرورت ہے

جماعت احمدیہ کا اصل مقصد اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کرنا ہے۔ جماعت کے مختلف ادارے مختلف رنگوں میں اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی اپنی طاقت کے مطابق اس سلسلہ میں کام کرتی اور دوسروں کو اس کام کے کرنے کی ترغیب دلاتی رہتی ہے۔

گرمیوں کا موسم اکثر صاحب حیثیت لوگ صحت افزا مقامات پر گزارتے ہیں۔ اور مختلف علاقوں کے امراء اس موسم میں شملہ ڈلہوزی۔ منصوری نینی تال۔ مری وغیرہ مقامات پر جمع ہو جاتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ ان ایام میں بالعموم رخصت پر ہوتے ہیں۔ اس لئے میل ملاقات کے ذریعہ ان کو تبلیغ کرنے کا اچھا موقع مل سکتا ہے۔

گذشتہ سال مرکزی مجلس کے زیر انتظام شملہ اور ڈلہوزی میں اس کام کو جاری کیا گیا تھا۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ اور جس پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ بلکہ اسے مزید وسعت دینے کی تاکید فرمائی۔

مجلس اس سال بھی اس پروگرام کو شروع کرنے والی ہے۔ جس کے لئے ایسے مخلص احباب کے پتوں کی ضرورت ہے۔ جو آج کل ان مقامات پر چلے گئے ہیں۔ یا جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تاکہ انہیں مناسب ہدایات بھجوائی جا سکیں۔ اور ضروری لٹریچر بھی مہیا کر دیا جائے۔ اور پھر وہ اپنے کام کی رپورٹ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ ان مقامات یا ان کے قریب کی مجالس خدام الاحمدیہ کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ان ایام میں تبلیغ پر خاص زور دیں۔ خصوصاً امراء طبقہ میں جو اس موسم میں عارضی ... حالات سے مرکز کو اطلاع کریں۔ تا مناسب ہدایات جاری کی جا سکیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

دنیائے عرب کی سیاسیات میں تلاطم خیز انقلاب

فلسطین کے خرمن امن پر یہود کی چنگاری

عربوں کی بیداری — روس کی ریشہ دوانیاں

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مجاہد فلسطین

(۲)

(۴)

فلسطین کے جو برطانوی انتداب کے ماتحت ہے حالات روز بروز تشویشناک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ یہود نے فوراپنے مطالبات منوانے کی خاطر دہشت انگیزی شروع کر دی ہے۔ ان کی خفیہ مجالس نے سارے ملک میں فسادات کی آگ لگا دی ہے۔ جس کا اثر شام۔ لبنان شرق الاردن اور مصر کی سرحدوں تک بھی جا پہنچا ہے۔ مختلف اطراف و جوانب سے ریلوے پٹڑیاں اکھیڑ دی جاتی ہیں۔ چلتی گاڑیوں کو ٹھہرا کر مال لوٹ لیا جاتا ہے۔ حیفا سے دمشق ریلوے لائن پر جو بہت بڑا اکلیدی پل ہے اس کو اڑا دیا گیا۔ کئی روز تک دمشق کو جانے والی گاڑی بند رہی۔ پھر حیفا سے قاہرہ کو روزانہ چلنے والی گاڑی کی پٹڑی کو مختلف مقامات سے اکھیڑ دیا گیا۔ تار اور ٹیلیفون کی سروس کو بیکار کر دیا گیا۔ سرکاری عمارات کو خصوصاً بیت المقدس میں ڈائنامیٹ سے نقصان پہنچایا گیا۔ بنکوں کو لوٹ لیا گیا۔ آج فلسطین کے شہروں میں ٹولیوں اور بندوقوں کی آواز گرجتے ہوئے بادلوں کی طرح سنائی دیتی ہے۔ فلسطین کی کل اٹھارہ لاکھ آبادی میں سے ۲ لاکھ اشخاص مسلح ہیں۔ چنانچہ حکومت برطانیہ نے امریکن گورنمنٹ سے مطالبہ کیا تھا کہ وسیع پیمانہ پر یہودیوں کے داخلہ سے قبل یہودی خفیہ جماعت کو غیر مسلح کر دیا جائے مگر امریکن گورنمنٹ اس سلسلہ میں برطانیہ کی مدد کرنے کے لئے تیار نہ ہوئی۔ یہودیوں کی خفیہ انجمن کے دہشت پسند اور جنگجو گروہ نے فلسطین کے طول و عرض میں اشتہارات تقسیم کر کے اپنے اندرونی ارادوں کا اظہار کر دیا ہے۔ جس میں تحریر کیا گیا کہ وہ فلسطین میں یہود کا غیر مشروط داخلہ جاری کرا کے دم لیں گے۔ اور برطانیہ کی مسلح افواج پر مسلسل حملے کرتے رہیں گے اور برطانوی افسروں کو سزا دیں گے۔

چنانچہ اس پروگرام کے مطابق یہود کی سیلابی آمد شروع ہوئی خصوصاً امریکہ سے آئے دن کوئی نہ کوئی جہاز حیفہ کی بندرگاہ میں آتا رہتا ہے ان یہودیوں کو آباد کرنے کے لئے یہودی ایجنسی نے فلسطین کے مختلف مقامات پر زمین پہلے سے خرید کر رکھا ہے۔ خصوصاً حیفہ کے اردگرد کی پہاڑیاں تمام کی تمام اس وقت یہودیوں کے قبضہ میں ہیں۔ عربوں نے اس خیال سے کہ یہ پہاڑیاں ہمارے کسی کام کی نہیں یہودیوں کے ہاتھ ان کو فروخت کر دیا۔ جس پر یہود خوبصورت بنگلے۔ باغات۔ سیرگاہیں کھیلنے کے میدان ہوٹل ریسٹورنٹ سینما گھر اور مختلف کارخانے بنا رہے ہیں۔ ایک ایک مکان میں کئی کنبے آباد ہیں۔ زعمائے یہود اور یہودی پریس نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ ہم اس وقت تک فلسطین میں اپنی پوزیشن کو اعلےٰ اور ارفع نہیں بنا سکتے جب تک کہ زمین کا کافی رقبہ نہ خرید لیا جائے۔ اس سلسلہ میں یہاں تک علانیہ طور پر کہا گیا کہ زمین کی اصل قیمت سے اگر دس گنا قیمت بھی ادا کرنی پڑے تو دیدی جائے مگر زمین ضرور خریدی جائے۔ پھر یہود نے دہشت انگیزی کے سلسلے میں برطانوی افواج پر شدید حملے کرنے بھی شروع کر رکھے ہیں۔ آج فلسطین کا ہر فوجی جب بازار میں جاتا ہے تو وہ مسلح ہوتا ہے۔ حکومت نے سرکاری عمارتوں کا ریت کی بوریوں اور خاردار تاروں سے احاطہ کر رکھا ہے۔ رات کے وقت سرچ لائٹ بھی خوب کام کرتی ہے۔ الغرض یہود کی دہشت انگیزی سے آج فلسطین کا امن برباد ہو چکا ہے۔ اور یہ خطہ ظهر الفساد فی البر والبحر کا مصداق بن گیا ہے۔

ایک اور تکلیف جس نے باشندگان فلسطین کا ناک میں دم کر رکھا ہے وہ آئے دن کی ہڑتالیں ہیں۔ اگر کسی یہودی لیڈر کو حکومت گرفتار کرتی ہے۔ تو آناً فاناً اس کی گرفتاری کی خبر سارے فلسطین میں پھیل جاتی ہے۔ اور یہودی اپنا کاروبار بند کر دیتے ہیں۔ یہودی ٹریفک رک جاتا ہے اور سلسلہ مواصلات میں ایک حد تک رخنہ واقع ہو جاتا ہے۔ ان فسادات کا اثر ہر فرد و بشر پر لازمی پڑتا ہے کیونکہ فلسطین ایک چھوٹا سا علاقہ ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ ضلع گورداسپور کے رقبہ سے بھی چھوٹا ہے تو یہ درست ہوگا۔

(۵)

ان حالات میں عرب غافل نہیں ہیں وہ غفلت کی نیند سو چکے ہیں اب جبکہ یہ مصیبت ان کے سر پر آ پہنچی وہ بیدار ہو چکے ہیں۔ عرب لیگ کے قیام نے ان کے رگ و ریشہ میں قومی روح پیدا کر دی ہے۔ عرب لیڈر اس قسم کی عمومی فضاء پیدا کر رہے ہیں جو عرب قوم کو ایک ایسے پلیٹ فارم پر کھڑا کر سکے۔ جو ان کے لئے عزت و وقار کا باعث ہو۔ نئی نسلوں کو ایسے سبق دئیے جا رہے ہیں جو ان کے اندر حب الوطنی اور قومی جذبہ کی روح پیدا کرتے ہیں۔ آج کا عرب چاہے وہ بوڑھا ہو یا جوان۔ قہوہ خانہ میں بیٹھا ہوا شام سے فرانسیسی حکومت کا اخراج۔ مصر کے حالیہ فسادات۔ شرق الاردن کے استقلال پر بڑی دلچسپی کے ساتھ خیالات کا اظہار کرتا ہے۔ ایک ہاتھ میں قہوہ کی پیالی تھامے ہوئے اور دوسرے ہاتھ سے سگرٹ کا کش لگاتے ہوئے ہر عربی سیاسی مسائل پر بڑی عمدگی سے اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔ ایک نو وارد کو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قوم عرب کو سوائے اپنے ملک کے معاملات کے دنیا و مافیہا سے کچھ بھی لگاؤ ہی نہیں۔ فلسطین کے عربوں کو سب سے بڑی دو مصیبتیں ہیں اول اقتصادی کمزوری۔ دوم اپنی اراضیات کا یہود کے پاس فروخت کر دینا۔ اقتصادی کمزوری کو دور کرنے کے لئے عربوں نے یہود کا بائیکاٹ کر دیا ہے جس سے عرب لیڈر امید رکھتے ہیں کہ عربوں کی اقتصادی حالت پہلے سے بہتر ہو جائے گی۔ گو اس سلسلہ میں ابھی بہت خامیاں ہیں۔

اراضیات کو یہودیوں کے تصرف سے بچانے کے لئے عرب لیگ نے ایک سکیم مرتب کی ہے۔ اس سلسلہ میں عراقی گورنمنٹ نے ڈیڑھ لاکھ پونڈ دیا ہے۔ دوسرے عرب ممالک بھی (بمقبول فلسطین اخبارات) توقع ہے۔ کہ اس فنڈ میں روپیہ دیں گے۔ عرب لیگ نے اس سلسلہ میں شام اور لبنان میں بھی ایک وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے تا وہاں سے سرمایہ جمع کیا جائے۔ عرب لیگ کے کارکنوں کی طرف سے اس امر کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔ کہ کوئی عرب اپنی زمین یہودیوں کے پاس فروخت نہ کرے چنانچہ ہر شہر اور بستی میں اس کے لئے کمیٹیاں مقرر ہیں۔

(۶)

فلسطین میں اینگلو امریکن کمیٹی کی آمد سے قبل ہی عرب اخبارات نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ ہم فلسطین کو عرب اور اسلامی ملک رکھنے کے لئے اپنی زندگیاں اپنے بچوں اور اپنی سلطنت کو قربان کر دیں گے اس کے بعد اینگلو امریکن کمیٹی کے ممبران قاہرہ سے ایک سپیشل گاڑی پر بڑی حفاظت سے لائے گئے۔ کمیٹی کے ممبران نے فلسطین کے یہودی لیڈروں اور عرب زعماء کے بیانات لئے۔ اور ان کا عندیہ معلوم کیا۔ اس کے علاوہ کمیٹی کے بعض ممبران عراق۔ یمن۔ شرق الاردن۔ شام اور ریاض بھی تشریف لے گئے۔ تا کہ فلسطین سے باہر بھی عرب لیڈروں کی رائے معلوم کر لی جائے۔ ظاہری طور پر یہ خیال کیا گیا تھا کہ اب حالات ایسے بدل جائیں گے کہ فلسطین کا ہر فرد و بشر امن کا سانس لے سکے گا لیکن اس کمیٹی کے آنے کے بعد جو حالات رونما ہوئے اور ہو رہے ہیں وہ اتنے بھیانک اور خونین ہیں کہ انہوں نے مشرق وسطی اور مشرق بعید میں بے چینی پھیلا دی ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ سیاسی حلقوں میں اس وقت یہود کا اثر بہت زیادہ ہے۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے مسئلہ فلسطین پر تقریر کرتے ہوئے لاہور میں بالکل درست فرمایا کہ برطانیہ اور امریکہ یہودی سرمایہ کے اثر کے باعث آزادانہ طور پر کوئی اقدام نہیں کر سکتے۔ سیاسی حلقوں میں یہودیوں کا اثر کم نہیں ہے موجودہ پارلیمنٹ کے دارالعوام میں ۲۵ یہودی

تحریک جدید کے دفتر دوم میں نصف ماہ سے کم آمد کا وعدہ خلاف اصول ہے

تحریک جدید کے دفتر اول کے بارھویں سال کے جہاد میں جو مجاہد شامل ہیں۔ اُن کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ دفتر دوم کے لئے ایک آدمی ضرور تیار کرے ورنہ روحانی لحاظ سے وہ بے نسل سمجھا جائیگا۔ اور دین کی اشاعت کا کام جو اُس نے شروع کیا تھا۔ وہ اس کی ذات کے ساتھ ہی منقطع ہو جائے گا۔ پس دفتر دوم کی طرف خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیئے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک دوست نے ایک دوست کا چھ روپیہ کا وعدہ پیش کیا۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم مبارک سے رقم فرمایا۔ کہ

"نئے دور کی شرط یہ ہے۔ کہ کم از کم نصف ماہ کی آمد کا وعدہ کریں۔ چونکہ کسی کلرک کی بارہ روپیہ تنخواہ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے چھ روپیہ کا وعدہ خلاف اصول ہے"

پس دفتر دوم میں کم سے کم ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دینا اصول کے مطابق ہے احباب اس کے مطابق وعدہ لیں۔ والسلام

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۵۵۲ منکہ ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی ولد ملک برکت علی صاحب قوم کھوکھر راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۳۴ سال بیعت التشی احمدی ساکن گجرانوالہ لقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری ماہوار آمد مبلغ ۸۰/- روپے ہے۔ میں ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں جب میری آمد میں کمی بیشی ہوگی تو اس کی اطلاع دیدیا کروں گا۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ لیکن میری یہ وصیت جائیداد پر بھی حاوی ہوگی۔ خواہ بعد وفات ہی ثابت ہو۔ سوائے اس کے کہ میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور حصہ جائیداد کے ادا کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو اسے منہا سمجھا جائے گا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

العبد۔ ملک فیض الرحمٰن فیضی حال احمدیہ ہوسٹل ۲۳ ڈیوس روڈ۔ لاہور

گواہ شد۔ ملک صلاح الدین ایم اے

گواہ شد۔ مرزا طاہر احمد

۹۵۰۷ منکہ امۃ الحفیظ بیگم زوجہ آغا عبد الرحیم صاحب قوم راجپوت عمر ۲۸ سال بیعت التشی احمدی ساکن دارالشکر قادیان لقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت جائیداد صرف ۴۰۰/- روپیہ قرضہ بذمہ خاوند ہے مہر ہے ان سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور میرے پاس اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد علاوہ مذکورہ بالا جائیداد کے ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ۔ امۃ الحفیظ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ آغا عبد الرحیم خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد عبد اللہ خان ڈرائیور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔

۹۵۱۰ منکہ آمنہ ملقیس اطہر بنت ڈاکٹر عبد الحمید صاحب قوم مغل چغطہ عمر ۱۸ سال بیعت التشی احمدی ساکن لاہور بیرون دہلی دروازہ ڈاکخانہ وطن ضلع لاہور لقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے دو روپیہ جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ۔ آمنہ ملقیس اطہر گواہ شد۔ محمد عبد الوہاب گواہ شد۔ عبد الحمید والد موصیہ

۹۵۱۱ منکہ آمنہ المطہرہ بیگم بنت میاں عبد الرحمٰن صاحب انجنیئر قوم مغل چغطہ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت التشی احمدی ساکن لاہور بیرون دہلی دروازہ ڈاکخانہ وطن لاہور لقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے مجھے والد صاحب کی طرف سے دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ۔ آمنہ المطہرہ بیگم۔ گواہ شد۔ محمد عبد الوہاب گواہ شد۔ عبد الرحیم سول ملٹری پریس۔

۹۵۱۶ منکہ افتخار احمد ولد چوہدری عبد الحمید صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال بیعت التشی احمدی ساکن موضع جھول ڈاکخانہ منگلا باغ وبہار ضلع رحیم یار خان ریاست بہاولپور لقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ سالانہ آمد زراعت کاشتکاری اوسط بحالات موجودہ تین صد روپیہ سالانہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر آئندہ آمد میں کمی بیشی ہو۔ تو اس کے مطابق حصہ وصیت ادا کرتا رہوں گا اور اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ متصور ہوگی۔ العبد۔ افتخار احمد بقلم خود گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود گواہ شد۔ عبد اللطیف بہاولپوری معلم الواقفین قادیان

۹۵۱۳ منکہ اشتیاق علی ولد فرمان علی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت التشی احمدی ساکن دہرم کوٹ بگہ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور لقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد تین قطعات اراضی سکنی واقعہ دار العلوم قادیان ہے جس کا رقبہ تین کنال ۱۴ مرلہ تین سرسائی ہے اور موجودہ قیمت ۱۲۰۰/- روپے ہے میری ماہوار آمدنی ۵۰۰/- روپے ہے میں اپنی جائیداد اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میری زندگی میں یا مرنے کے بعد اگر کسی قسم کی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ اشتیاق علی اسسٹنٹ میونسپل انجنیئر ٹاؤن ہال دہلی۔

گواہ شد:۔ ڈاکٹر سردار علی گواہ شد:۔ نذیر احمد امیر جماعت احمدیہ دہلی:۔

۹۵۱۴ منکہ بی احمد ولد بی کے عبد اللہ قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن احمدیہ روڈ ڈاکخانہ تنکاڈی ضلع مالابار صوبہ مدراس لقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد کوئی نہیں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کی۔ تو مجلس کارپرداز کو اطلاع دیدوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میرا گزارہ اس وقت ماہوار تنخواہ پر ہے جو کہ ۳۰۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور ہر ماہ ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد B. Ahmad

گواہ شد۔ ایم۔ بی فخر الدین مالاباری گواہ شد (مفتی) محمد صادق۔

۹۵۴۵ منکہ خورشید بیگم زوجہ چوہدری فضل احمد صاحب عمر ۴۵ سال بیعت التشی احمدی ساکن واتہ زید کا ڈاکخانہ ڈگھٹلیاں ضلع سیالکوٹ لقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر یکصد روپیہ بذمہ خاوند۔ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع دوں گی۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک

نمبر ۹۳۵۸:- منکہ فرخ جہاں بیگم زوجہ میاں مظفر الدین صاحب قوم احمدی عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے زیورات طلائی ۵۰۰/- حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ - الامۃ:- فرخ جہاں بیگم معرفت مظفر الدین صاحب فلور اینڈ لیدر مرچنٹ چوک بازار دارجلنگ بنگال۔ گواہ شد:- محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:- محمد صدیق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دارجلنگ گواہ شد:- صلاح الدین محمد عمر پسر موصیہ۔

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱۔ کیا احمدیت کا اظہار کرنا ضروری ہے۔
۲۔ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں۔
۳۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں اور ایک نیا فرقہ قائم کریں
۴۔ کیا قرآن شریف وحدیث شریف سے فرض ہے کہ ہم اپنی نجات کے لئے مسیح ومہدی کو علانیہ طور پر مانیں؟
۵۔ کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی۔

جواب: یہ جناب حضرت امام جماعت احمدیہ۔ دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ شائع کیا گیا ہے طالب حق کو مفت۔ تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے آٹھ مع محصولڈاک۔
عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

کیسا افسوسناک انجام ہوا!

پائیدان سے گر کر مر گیا ـــ بیوہ اور یتیم بچے چھوڑ گیا۔

جاری کردہ - نارتھ ویسٹرن ریلوے

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۳۰ جولائی۔ پنڈت نہرو نے بتایا۔ کہ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس عنقریب بلایا جا رہا ہے۔ جس میں مسلم لیگ کے تازہ فیصلوں پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔

انبالہ ۳۰ جولائی۔ گورنر پنجاب نے ایک تقریر میں کہا کہ حکومت پنجاب آئندہ پانچ برس میں ترقی کی سکیموں پر ایک ارب روپیہ خرچ کرے گی۔ آپ نے مزید بتایا کہ غالباً ایک یا ڈیڑھ برس تک تمام اشیاء پر سے کنٹرول اٹھا جائے گا۔

بنگلور ۳۰ جولائی۔ ایک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ تپ دق کی وجہ سے ہندوستان میں ہر سال دس لاکھ زندگیاں تلف ہوتی ہیں۔

نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ ہندوستان کی کئی اشیاء کی برآمد سے کنٹرول ہٹا لیا گیا ہے۔ ان اشیاء میں اسلحہ شیشہ کا سامان۔ کپڑے بجلی کا سامان۔ اونی کپڑے۔ لیمپ۔ کھیل کے سامان اور بناؤ سنگار کی کچھ چیزیں شامل ہیں۔ کئی دیگر اشیاء پر سے کنٹرول اٹھانے کا سوال زیر غور ہے۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ برطانیہ کے ساحل پر مشہور تفریحی مقام مارگیٹ میں مسٹر چرچل کا ایک مجسمہ نصب کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

الہ آباد ۳۰ جولائی۔ آل انڈیا بار کونسلز کے نمائندوں کا پہلا اجلاس الہ آباد میں ۹-۱۰ اگست کو ہوگا۔

لائلپور ۳۰ جولائی۔ گندم دڑہ ۱۰/۰/۹ فارم ۹/۱۴ - گڑ ۲۲/۰/۰ تا ۲۳/۸/۰ شکر ۲۴/۰/۰ تا ۲۶/۰/۰ روپے گھی دیسی ۱۷۴/۸/۰ روپے۔

ماسکو ۳۰ جولائی۔ روسی ماہرین دنیا کے سرد ترین مقام بحیرہ منجمد شمالی میں ربڑ پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

امرتسر ۳۰ جولائی۔ سونا ۹۷/۰/۰ - چاندی ۱۶۵/۰/۰ - پونڈ ۱/۴۲ روپے۔

مدراس ۳۰ جولائی۔ اچھوتوں کی ایک کانفرنس میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ تمام خطاب یافتہ اچھوتوں کو وزارتی سکیم کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے اپنے خطابات واپس کر دینے چاہئیں۔

لاہور ۳۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح جیل کی پر مشقت زندگی کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی بود و باش کے طریقوں میں تبدیلی کر رہے ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ سے آپ ننگی زمین پر سوتے ہیں۔ آپ اس وقت تک کبھی گرفتار نہیں ہوئے۔

میانوالی ۳۰ جولائی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ماہ جولائی کے پہلے ہفتہ ضلع میانوالی میں گرمی کی شدت سے ۱۲۰ اموات ہوئیں۔

بیت المقدس ۳۰ جولائی۔ برطانوی گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹرز میں بم پھینکنے کے واقعہ کی تحقیقات سرگرمی سے جاری ہے۔ تاحال کوئی سراغ نہیں ملا۔ اس حادثہ سے ایک سو سے زیادہ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

لاہور ۳۰ جولائی۔ حکومت پنجاب راشن شدہ ... کے لئے دو لاکھ ۵ ہزار ٹن گندم خرید چکی ہے۔ اب مزید ایک لاکھ ۳۵ ہزار ٹن گندم خریدی ہے۔

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ ماہ ستمبر میں اخباری کوٹے میں جو تخفیف کی گئی تھی وہ سے ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ یکم اگست سے ہر اخبار کو اپنے کوٹے سے ۱۲½ فیصدی زیادہ کاغذ مل سکے گا۔

نئی دہلی ۳۱ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اگر محکمہ ڈاک و تار کی فیڈریشن نے ۳ اور ۴ اگست کی درمیانی رات سے ہڑتال شروع کر دی۔ تو تمام ڈاکخانے عام خطوط بھی نہیں لے سکیں گے۔ صرف سرکاری خطوط۔ ہوائی ڈاک اور فوجیوں کو لکھے ہوئے ان رجسٹرڈ خطوط لئے جا سکیں گے۔ تمام عام لیٹر بکس بند کر دیئے جائیں گے۔ محکمہ تار اور ٹیلیفون میں بھی صرف سرکاری کام جاری رہے گا۔

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ محکمہ ڈاک کے متعلق سمجھوتہ کی گفت و شنید تاحال جاری ہے حکومت نے ملازمین کی فیڈریشن کے سامنے یہ تجاویز رکھی ہیں۔ کہ ملازمین کو اخراج کا بھتہ دینے کی رعایت گذشتہ چند مہینوں کے لئے بھی منظور کر لی جائے۔ کلکتہ اور بمبئی میں ملازمین کو مزید الاؤنس دیدیا جائے۔ نیز دہلی میں ملازمین کی رہائش اور سامان خورد و نوش کے سلسلے میں مزید رعائتیں دی جائیں۔ اس سے قبل حکومت ملازمین کے لئے جو مراعات منظور کر چکی ہے۔ ان پر ایک کروڑ بیالیس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا نئی تجاویز کا خرچ اس سے الگ ہے ملازمین فیڈریشن کی جنرل کونسل کا اجلاس آج دہلی میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں آئندہ پالیسی کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

مدراس ۳۰ جولائی۔ امریکہ سے مکئی کا ایک جہاز مدراس پہنچ گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ عنقریب ٹونک برازیل سے آٹھ ہزار ٹن چاول بھی یہاں پہنچ جائیگا۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ ہندوستانی نمائندوں پر مشتمل غیر سرکاری خیر سگالی مشن آج لنڈن پہنچ گیا۔ مشن کے لیڈر دیوان چمن لال نے ارجنٹائن کے سفیر سے ملاقات کی۔

بمبئی ۳۱ جولائی۔ مسٹر محمد علی جناح نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مسلم لیگ کا تازہ فیصلہ انگریزوں یا کانگرس کے خلاف اعلان جنگ نہیں ہے بلکہ ہم نے صرف اپنی حفاظت کے لئے ضروری تدابیر اختیار کی ہیں۔ ہم اپنی طرف سے سمجھوتہ کی پوری کوشش کر چکے ہیں۔ اب یہ بات برطانوی حکومت یا کانگرس کو کرنی چاہیئے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ کانگرس نے کبھی بھی صدق دل سے وزارتی سکیم کو منظور نہیں کیا۔ وہ در پردہ سول نافرمانی کی تحریک سے بھی زیادہ خطرناک کارروائی کرنے کی تیاری کرتی رہی ہے۔ اور اس غرض سے آزاد ہند فوج کے سپاہیوں کو استعمال کرنے کے لئے خفیہ ہدایات جاری کرتی رہی ہے۔ جب اخباری نامہ نگاروں نے سوال کیا۔ کہ ڈائرکٹ ایکشن کس قسم کا ہوگا۔ تو آپ نے اس کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ اس سلسلے ...

جناب چوہدری نذیر احمد صاحب بسی بی ایس سی ایگریکلچرل اسسٹنٹ ایگریکلچر گجرات اسسٹنٹ پھالیہ ضلع گجرات کا مکتوب

میں دفتر میں کام کر رہا تھا کہ ایک دوست تشریف لائے جن کی آنکھوں میں بہت تکلیف تھی۔ اور انہوں نے گوگلز (ٹھنڈی عینک) لگا رکھی تھی۔ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ کئی روز سے آشوب چشم کے عارضہ میں مبتلا ہوں۔ اُنکی آنکھوں سے پانی بہ رہا تھا اور بہت تکلیف کا اظہار کر رہے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں سول ہاسپٹل میں کئی روز سے علاج کروا رہا ہوں مگر کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ میں نے گھر سے سرمہ مبارک (جو میں نے "دواخانہ نورالدین قادیان" سے منگوایا تھا) منگوا کر دو دو سلائیاں اپنے ہاتھ سے اُنکی آنکھوں میں لگائیں۔ شام کے وقت کسی نے میرا دروازہ آکر کھٹکھٹایا معلوم ہوا وہی مریض ہیں۔ بیحد خوش تھے اور کہا کہ میری آنکھوں کو اس سرمہ سے بہت فائدہ ہوا براہ مہربانی اور عنایت کریں۔ اس کے بعد دو تین دفعہ وہ آئے اور سرمہ لگوایا۔ بفضلہ تعالیٰ اُنکی آنکھیں ایک دو روز میں ہی شفایاب ہو گئیں۔ چنانچہ انہوں نے دیگر ضروریات کیلئے "دواخانہ نورالدین قادیان" سے اور سرمہ مبارک منگوایا۔

قیمت

فی تولہ دو روپے آٹھ آنے صرف (عہ/)